# ازعدالت عظمیٰ

29 ستمبر 1954

## رنجیا سنگھ

## بنام

## بیجناتھ سنگھ و دیگراں۔

مہر چند مہاجن چیف جسٹس، بکھرجیا، ایس آر داس، ویوین بوس، اور غلام حسن جسٹس صاحبان

عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951( XLIII بابت 1951) کی ذیلی دفعہ 77، 123(7)، 124(4)-بدعنوانی عمل کا خلاصہ جیسا کہ دفعہ 123(7)ان میں بیان کیا گیا ہے۔

عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 123(7)واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ بدعنوانی عمل کے مترادف ہونے کے لیے اضافی اخراجات کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ کے ذریعے کیے جانے یا اس کی اجازت دی جانی چاہیے اور اضافی افراد کی ملازمت بھی اسی طرح کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ کے ذریعے ہونی چاہیے۔

اپیل کنندہ کے خلاف الزام یہ تھا کہ منیجر، اسسٹنٹ منیجر، امیٹھی کے 20 ضلعداروں اور ان کے چپراسیوں اور اردلیوں نے انتخابات کے سلسلے میں اپیل کنندہ کے لیے کام کیا تھا۔ الیکشن ٹریبونل کا یہ نظریہ کہ اگرچہ جائیداد اپیل کنندہ کے والد کی تھی، اس کے باوجود چونکہ اپیل کنندہ ظاہر وارث تھا اور درحقیقت بوڑھے اور کمزور مالک کی جانب سے جائیداد کی دیکھ بھال کرتا تھا، جائیداد کے یہ نوکر "عملی طور پر" اس کے "اپنے" نوکر تھے اور انہیں مناسب طریقے سے اپیل کنندہ کے ذریعے ادائیگی کے لیے ملازم رکھا جا سکتا تھا، ناقابل قبول تھا کیونکہ اگرچہ ایکٹ کی دفعہ 77 میں "جو ادائیگی کے لیے ملازم ہوسکتا ہے" کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، یہ بتائے بغیر کہ کس کے ذریعے ملازمت یا ادائیگی کی گئی ہے، ایک بدعنوانی عمل کا خلاصہ جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 123(7) میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اضافی افراد کی ملازمت اور اضافی اخراجات کا ارتکاب یا اختیار امیدوار یا اس کے ایجنٹ کے ذریعے ہونا چاہیے۔

اس کے مطابق اپیل کنندہ کو موجودہ کیس کے حالات میں، دفعہ 123(7) کے تحت کسی بھی بدعنوانی عمل کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا جیسا کہ اس کے خلاف الزام لگایا گیا ہے اور اس لیے اسے ایکٹ کی دفعہ 124(4) کے تحت کسی معمولی عمل کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

جوزف فارسٹر ولسن و دیگر بنام سر کرسٹوفر فرنس (6 او' مالی اور ہارڈ کیسلز رپورٹ آف الیکشن معاملات، پی۔1)، کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: 1954 کی دیوانی اپیل نمبر 73۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

الیکشن پٹیشن نمبر 252 بابت 1952 میں الیکشن ٹریبونل، الہ آباد کے 11 فروری 1954 کے فیصلے اور حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے این سی چٹرجی اور جی این کنزرو، (رامیشور ناتھ اور راجندر نارائن، بشمول)۔

جواب دہندگان نمبر 1 کی طرف سے ویداویاسا (جی سی ماتھر، بشمول)۔

29 ستمبر 1954۔ عدالت کا فیصلہ داس جج کے ذریعے سے سنایا گیا تھا۔ رنجے سنگھ، جو ہمارے سامنے اپیل کنندہ ہے، امیٹھی کے راجہ بھگوان بکش سنگھ کا بیٹا ہے۔ وہ امیٹھی (وسطی) حلقہ سے اتر پردیش قانون ساز اسمبلی کے انتخابات میں کامیاب امیدوار تھے جس کے سلسلے میں 31 جنوری 1952 کو ووٹنگ ہوئی اور جس کے نتائج کا اعلان 6 فروری 1952 کو کیا گیا اور آخر کار 26 فروری 1952 کو اتر پردیش ریاستی گزٹ میں شائع کیا گیا۔ مدعا علیہ، بیجناتھ سنگھ، جو نا کام امیدواروں میں سے ایک تھے، نے اپیل کنندہ کے انتخاب پر سوال اٹھاتے ہوئے ایک انتخابی درخواست دائر کی۔ تین دیگر نا کام امیدواروں کو بھی جواب دہندگان کے طور پر شامل کیا گیا۔ جن بنیادوں پر انتخاب کو چیلنج کیا گیا تھا وہ یہ تھی کہ اپیل کنندہ نے خود اپنے اور اپنے والد کے نوکروں اور دیگر انحصار کرنے والوں اور ایجنٹوں کے ساتھ مل کر رشوت ستانی، ناجائز اثر ورسوخ کا استعمال، جھوٹے اور ہتک آمیز بیانات کی اشاعت اور انتخابی اخراجات کو چھپانے کے مختلف بدعنوانی طریقوں کا ارتکاب کیا۔ درخواست اور اس کے نظام گوشواروں میں بیان کردہ تفصیلات کے مطابق۔ انہوں نے استدا کی کہ اپیل کنندہ کا انتخاب کالعدم کر دیا جائے اور مذکورہ مدعا علیہ کو باضابطہ طور پر منتخب ہونے کا اعلان کیا جائے۔ اکیلے اپیل کنندہ نے درخواست کا مقابلہ کیا۔ اپنے تحریری بیان میں انہوں نے اپنے خلاف لگائے گئے بدعنوانی طریقوں کے ہر ایک الزام کی تردید کی اور انہوں نے انتخابات میں مذکورہ مدعا علیہ کے طرز عمل کو چیلنج کرنے کی درخواست بھی دائر کی۔ مذکورہ مدعا علیہ نے اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کی تردید کی۔ مجموعی طور پر 15 مسائل اٹھائے گئے، جن میں سے آٹھ الیکشن پٹیشن پر اور 7 الٹی تہمت پٹیشن پر تھے۔ اپیل کنندہ کے خلاف انتخابی پٹیشن کی سماعت کے لیے تشکیل کردہ ٹریبونل نے دوبارہ الٹی تہمت پٹیشن درج کرنے کی درخواست سے پیدا ہونے والے تمام 7 مسائل کو پایا اور دوبارہ الٹی تہمت پٹیشن درج کرنے کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے ہمارے سامنے ان نتائج کی درستگی کا مقابلہ نہیں کیا ہے اور ان کے بارے میں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں تک ہم انتخابی پٹیشن پر پیدا ہونے والے مسائل کا تعلق ہے، الیکشن ٹریبونل نے 1، 2، 4، 5، 6 اور 7 کے مسائل پر اپیل کنندہ کے حق میں پایا لیکن اپیل کنندہ کے خلاف مسئلہ نمبر 3 کا فیصلہ کیا۔ وہ مسئلہ اس طرح تھا:

3. کیا مدعا علیہ نمبر 1 نے انتخابات کے لیے قانون کے اختیار سے زیادہ افراد کو ملازمت دی؟

کیا مدعا علیہ نمبر 1 نے فہرست میں دکھائے گئے اخراجات کو "دیگر پوشیدہ اخراجات کے سرے" کے طور پر خرچ کیا؟" کیا اس نے انتخابات کے لیے اخراجات کی مقررہ حد سے تجاوز کیا؟"

مذکورہ مسئلہ انتخابی درخواست کے پیراگراف 6 میں لگائے گئے الزامات اور گوشوارہ کے حصہ III میں بیان کردہ تفصیلات کی فہرست سے متعلق ہے۔ اس حصے کی تفصیلات کو دو اہم سروں کے تحت گروپ کیا گیا تھا، جن میں سے ہر ایک میں کئی اشیاء شامل تھیں۔ پہلے سربراہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نے ان افراد کا حوالہ دیا جو مبینہ طور پر مقررہ تعداد سے کہیں زیادہ ادائیگی پر ملازم تھے اور انتخابی اخراجات کی واپسی میں نہیں دکھائے گئے تھے۔تفصیلات کے دوسرے سرے میں دیگر مبینہ پوشیدہ اخراجات شامل ہے۔الیکشن ٹریبونل نے حصہ III میں دونوں سروں کے تحت الزامات کی تمام آئٹمز پر اپیل کنندہ کے حق میں فیصلہ کیا،سوائے پہلے سرے کے آئٹمز (ii) اور (iii) کے حصہ (ii) میں الزام ہے کہ اسٹیٹ کے تمام اداشدہ ضلعدار جو تقریبا 20 تھے، اپنے چپراسیوں اور اردلیوں سے اپیل کنندہ کی مدد کی اور حصہ (iii) میں الزام ہے کہ منیجر اور اسسٹنٹ منیجر نے بھی اس کے لیے کام کیا۔ٹریبونل نے کہا ہے کہ ان دونوں زمروں میں آنے والے ان تمام افراد کی تعداد ان افراد کی مقررہ تعداد سے کہیں زیادہ ہے جو انتخابات میں ملازمت کر سکتے ہیں اور انتخابات کے سلسلے میں اپیل کنندہ کے لیے کام کرنے کی مدت کے لیے ان کی تنخواہ، اگر تسلیم شدہ انتخابی اخراجات میں شامل کی جاتی ہے،تو یہ ایک رکنی حلقہ انتخاب لڑنے کے لیے قابل اجازت زیادہ سے زیادہ اخراجات سے زیادہ ہوگی۔لہذا ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ،ان دونوں سروں کے تحت، بدعنوان عمل کا مجرم تھا جیسا کہ عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 123 (7) میں بیان کیا گیا ہے، اور اس کے نتیجے میں اس ایکٹ کی دفعہ 100 (2) (ب) اور دفعہ 145 کے تحت نمٹا جائے گا۔ادائیگی پر اضافی افراد کی ملازمت اور جائز زیادہ سے زیادہ انتخابی اخراجات سے زیادہ رقم کے اخراجات کے بارے میں یہ نتائج لازمی طور پر مزید نتیجے کا باعث بنے کہ چونکہ یہ اخراجات اپیل کنندہ کے انتخابی اخراجات کی واپسی میں نہیں دکھائے گئے تھے اس لیے اپیل کنندہ ایکٹ کی دفعہ 124 (4) میں بیان کردہ معمولی بدعنوان عمل کا بھی مجرم تھا اور ایکٹ کی دفعہ 100 (2) (اے) اور دفعہ 145 کے تحت اس سے نمٹا جانا واجب تھا۔ نتیجے میں، عام مسئلہ نمبر 8 کے تحت ٹریبونل نے صرف اپیل کنندہ کے انتخاب کو کالعدم قرار دیا۔لہذا یہ اپیل غیر حاضر امیدوار نے اس عدالت کی خصوصی اجازت کے ساتھ دائر کی ہے۔

عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 77 میں کہا گیا ہے کہ انتخابات میں انتخابی اخراجات کے زیادہ سے زیادہ پیمانے اور ان افراد کی تعداد اور تفصیل جو انتخابات کے سلسلے میں ادائیگی کے لیے ملازم ہو سکتے ہیں، جیسا کہ مقرر کیا جائے ایا دہ سے زیادہ اخراجات کے حوالے سے قاعدہ 117 یہ بتاتا ہے کہ کسے امیدوار یا اس کے انتخابی ایجینٹ کی طرف سے کسے ریاست کے کسی ایک حلقے میں انتخاب کے انعقاد اور انتظام کے سلسلے میں یا اس سے زیادہ اخراجات کی اجازت نہیں دی جائے گی۔شیڈول V میں حلقے کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ رقم بتائی گئی ہے۔اتر پردیش میں کسے ایک رکن حلقے کے سلسلے میں شیڈول میں بتائی گئی زیادہ سے زیادہ رقم صرف 8000 روپے ہے۔قاعدہ 118 میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ شیڈول VI میں بیان کردہ افراد کے علاوہ یا اس کے علاوہ کسی امیدوار یا اس کے انتخابی ایجنٹ کے ذریعے انتخابات کے سلسلے میں ادائیگی کے لیے ملازم نہیں رکھا جائے گا۔شیڈول VI تمام انتخابات میں I انتخابی ایجنٹ، 1 گنتی ایجنٹ، 1 کلرک اور 1 قاصد کی اجازت دیتا ہے۔یہ ان کے علاوہ، ہر 75,000 ووٹرز کے لیے 1 کلرک اور 1 میسنجر اور ہر پولنگ بوتھ کے لیے 1 پولنگ ایجنٹ اور 2 ریلیف ایجنٹ اور ہر پولنگ دونوں پر 1 میسنجر کی بھی اجازت دیتا ہے۔ قواعد 117 اور 118 اور گوشواروں V اور VI کے ساتھ پڑھا جانے والا دفعہ 77 کے دفعات کی خلاف ورزی 23 (7) کو دفعہ 123 (7) کے ذریعے ایک بدعنوانی عمل بنایا گیا تھا۔دفعہ 123 (7) واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ بدعنوانی عمل کے مترادف ہونے کے لیے اضافی اخراجات کسی امیدوار یا اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and integrity of this document

کے ایجنٹ کے ذریعے کیے جانے یا اضافی افراد کی ملازمت بھی امیدوار یا اس کے ایجنٹ کے ذریعے ہونا چاہیے۔

اپیل کنندہ کے خلاف الزام یہ تھا کہ منیجر، اسسٹنٹ منیجر، امیٹھی اسٹیٹ کے 20 زیلداروں اور ان کے چپراسیوں اور اردلیوں نے انتخابات کے سلسلے میں اپیل کنندہ کے لیے کام کیا تھا۔ ٹریبونل نے یہ نظریہ اختیار کیا۔ ہم بالکل غلط سوچتے ہیں۔ کہ اگرچہ جائیداد اپیل کنندہ کے والد کی تھی، اس کے باوجود۔ چونکہ اپیل کنندہ ظاہر وارث تھا اور اصل میں وہ بوڑھے اور کمزور مالک کی طرف سے جائیداد کی دیکھ بھال کرتا تھا، اس لیے جائیداد کے یہ نوکر "عملی طور پر" اس کے اپنے "نوکر تھے اور مناسب طریقے سے سمجھا جاسکتا تھا کہ انہیں اپیل کنندہ کے ذریعے ادائیگی کے لیے ملازم رکھا گیا تھا۔ مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہونے والے قابل وکیل نے صاف اور مناسب طریقے سے تسلیم کیا کہ وہ ٹریبونل کے فیصلے کے اس حصے کی حمایت نہیں کرسکتے۔ تاہم، انہوں نے دفعہ 77 میں استعمال ہونے والے الفاظ پر بھروسہ کرتے ہوئے دعوی کیا کہ اگر انتخابات کے سلسلے میں ادائیگی کے لیے کام کرنے والے افراد کی تعداد بیان کردہ شیڈول VI کے زیادہ تعداد سے تجاوز کرگئی ہے، تو معاملہ متعلقہ دفعات اور قواعد کی شرارت کے دائرے میں آتا ہے، چاہے انہیں کس نے ملازم رکھا ہو یا کس نے انہیں ادائیگی کی ہو۔ یہ سچ ہے کہ دفعہ 77 کے الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے "ادائیگی کے لیے کس کو ملازم رکھا جاسکتا ہے" بغیر اس بات کی نشاندہی کیے کہ کس نے ملازمت کی ہے یا کس نے ادائیگی کی ہے لیکن یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جیسا کہ دفعہ 123 (7) میں بیان کیا گیا ہے کہ کسی بدعنوان عمل کا خلاصہ یہ ہے کہ اضافی افراد کی ملازمت اور اضافی اخراجات کی ادائیگی یا اجازت امیدوار یا اس کے ایجنٹ کے ذریعے ہونی چاہیے۔ قواعد 117 اور 118 کی توضیعات کو بدعنوانی عمل کی اس تعریف کی روشنی میں پڑھا جانا چاہیے۔ درحقیقت، یہ قواعد دفعہ 123 (7) کی زبان کی پیروی کرتے ہیں کہ وہ شیڈول VI میں متعین کردہ افراد کے علاوہ یا اس کے علاوہ دیگر افراد کی شیڈول V میں بتائی گئی رقم سے زیادہ خرچ کرنے یا اختیار کرنے والے اخراجات کو منع کرتے ہیں اور دونوں صورتوں میں امیدوار یا اس کے ایجنٹ کے ذریعے۔ اس لیے دفعہ 77 کو دفعہ 123 (7) اور قواعد 117 اور 118 کے مطابق پڑھا جانا چاہیے۔ اس معاملے کے نقطہ نظر میں جوزف فارسٹر ولسن و دیگر بنام سر کرسٹوفر فرنس (1) میں جسٹس فلیمور کی طرف سے کیا گیا مشاہدہ، جس پر اپیل کنندہ نے بھروسہ کیا اور ٹریبونل کے فیصلے میں اس کا حوالہ دیا گیا ہے، بالکل مناسب ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ قانون کی نظر میں یہ اضافی افراد اپیل کنندہ کے والد کی ملازمت میں تھے اور والد کے ذریعے ادا کیے جاتے تھے اور انہیں نہ تو ملازمت دی جاتی تھی اور نہ ہی اپیل کنندہ کے ذریعے ادائیگی کی جاتی تھی۔ اس لیے معاملہ دفعہ 123 (7) کے تحت بالکل نہیں آتا اور اگر ایسا ہے تو یہ دفعہ 124 (4) کے تحت نہیں آسکتا۔ یہ واضح طور پر ایک ایسا معاملہ تھا جہاں ایک باپ نے انتخاب کے معاملے میں بیٹے کی مدد کی تھی۔ یہ افراد والد کے ملازمین تھے اور اسٹیٹ میں کام کرنے کے لیے ان کی طرف سے ادائیگی کی جاتی تھی۔ والد کی درخواست پر، انہوں نے انتخاب کے سلسلے میں بیٹے کی مدد کی جو سختی سے بولتے ہوئے وہ کرنے کے پابند نہیں تھے۔ کیا قانونی حیثیت اس صورت سے بالکل مختلف تھی کہ والد نے ان ملازمین کو چھٹی پوری تنخواہ پر دی تھی اور انہوں نے رضاکارانہ طور پر اپیل کنندہ کو اس کے انتخاب کے سلسلے میں مدد فراہم کی تھی؟ ہم نہیں سوچتے۔ ہمارے لیے یہ واضح ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے ان افراد کو نہ تو ملازمت دی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گئی تھی اور نہ ہی اس نے انہیں ادائیگی کی تھی۔ جہاں تک اپیل کنندہ کا تعلق ہے وہ محض رضا کار تھے اور مدعا علیہ کے لیے قابل وکیل تسلیم کرتا ہے کہ رضا کاروں کی ملازمت امیدوار کو بدعنوانی عمل کی تعریف کی نقصان کے دائرے میں نہیں لاتی ہے۔ جیسا کہ دفعہ 123 (7) میں دیا گیا ہے۔ تاہم، قابل وکیل نے دعوی کیا کہ اس طرح کی بنیاد انتخابی قوانین کی مفہوم کے خلاف ہوگی جس میں امیر دوست یا رشتے دار رکھنے والے امیدواروں کو غریب حریف پر غیر منصفانہ فائدہ ہوگا، قانون کی روح ایک مبہم اور غیر محفوظ رہنما ہوسکتی ہے اور ایکٹ کی دفعہ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی سادہ زبان میں قیاس کی روح کو یقینی طور پر اثر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اگر ان قانونی توضیعات کے بارے میں صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ ان کی زبان کے عام، گرائمر اور فطری معنی کے مطابق سمجھا جاتا ہے تو وہ غریب امیدواروں کو نقصان پہنچا کرنا ناانصافی کا کام کرتے ہیں تو اس کی اپیل پارلیمنٹ میں ہونی چاہیے نہ کہ اس عدالت میں۔

ایکٹ کی متعلقہ دفعات وقواعد ہمارے سامنے پیش کردہ دلائل پر غور کرنے پر ہماری رائے ہے کہ اپیل کنندہ کو اس معاملے کے حالات میں دفعہ 123 (7) کے تحت کسی بھی بدعنوان عمل کا مجرم نہیں ٹھہرایا جاسکتا جیسا جو کہ اس کے خلاف الزام لگایا گیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انتخابی اخراجات کی ریٹرن میں اس کی طرف سے دکھائے گئے اخراجات سے زیادہ کوئی خرچ نہ کرنے پر اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے اس طرح کے اخراجات کو چھپایا ہے اور اس لیے اسے ایکٹ کی دفعہ 124 (4) کے تحت کسی معمولی بدعنوان عمل کا مجرم نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ اس خیال میں ہم نے لیا یعنی کہ یہ اضافی افراد اپیل کنندہ کے ذریعہ ملازمت یا ادائیگی نہیں کیے گئے تھے، اس اپیل کے مقصد کے لیے اس سوال پر بحث کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا، اگر کسی کے اپنے ملازمین کو بھی انتخابات کے انعقاد میں استعمال کیا جاتا ہے یا ملازمت کی جاتی ہے، تو اس مدت کے لیے ان کی تنخواہ کو انتخابی اخراجات کے طور پر شمار کیا جانا چاہیے اور ریٹرن میں دکھایا جانا چاہیے۔ اس پر ہم اس موقع پر کوئی رائے ظاہر نہ کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ کوئی اور نقطہ نہیں اٹھایا گیا ہے ہم اخراجات کے ساتھ اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document